Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

لاہور

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،
سہ ماہی ۷ ،
ماہوار ۲½

خطبہ نمبر

یوم جمعۃ المبارک ۵ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۶ تبوک ۱۳۳۱ ہش | ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے روزانہ بخار ہو جاتا ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۲۵ ستمبر ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو ضعف بہت زیادہ ہے ۔ بخار اور کھانسی بدستور ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

جنیوا کانفرنس ہندوستانی وفد کی غیر مصالحانہ روش کے باعث ناکام ہوئی ہے

ہندوستان، پاکستانی سمت کی نسبت مقبوضہ علاقہ میں سات گنا فوج رکھنے پر مصر ہے

ظفر اللہ خاں

روم ۲۵ ستمبر ۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانے کے لئے جو کانفرنس جنیوا میں منعقد ہوئی تھی وہ ہندوستانی وفد کی غیر مصالحانہ روش کے باعث ناکام ہوئی ہے ۔ کل رات روم سے کراچی روانہ ہونے سے قبل وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کانفرنس کی ناکامی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہندوستانی وفد اس کانفرنس میں بھی وہی باتیں دہراتا رہا جو پچھلے سال کی کانفرنس میں اس نے پیش کی تھیں ۔ اخبار نویسوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ کشمیر میں لڑائی بند کرنے کے سلسلے میں جو سرحد مقرر کی گئی تھی اس کی نوعیت قطعی نہیں ہے بلکہ متارکہ جنگ کے بعد موجودہ سرحد کی تعیین ایک عملی تدبیر کے طور پر تھی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج رات کراچی واپس پہنچ رہے ہیں ۔

ادھر ڈاکٹر گراہم نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ جنیوا کانفرنس کی ناکامی کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان اس بات پر برابر اصرار کر رہا ہے کہ پاکستان کی سمت جتنی فوج مقیم رہے ۔ ہندوستانی علاقے کی طرف اس سے سات گنی فوج رہنے دی جائے ۔ ہندوستان کا کہنا تھا کہ سٹیٹ ملیشیا سمیت مقبوضہ علاقہ میں کم از کم ۲۸ ہزار فوج رہے ۔ جبکہ پاکستانی سمت میں صرف چار ہزار سیفٹی فورس ہو ہاں اس شرط پر کہ اگر آزاد کشمیر کی فوج بالکل توڑ دی جائے تو ہندوستان اپنی فوج کی تعداد گھٹا کر ۲۱ ہزار تک لے آئیگا ۔ جنیوا کانفرنس میں ڈاکٹر گراہم نے یہ تجویز پیش کی کہ مقبوضہ علاقے میں ۱۲ سے ۱۸ ہزار تک فوج رہے جس میں سٹیٹ ملیشیا بھی شامل ہو اور پاکستان کی طرف ۳ سے ۶ ہزار تک فوج رکھی جائے جس میں گلگت سکاؤٹ وغیرہ بھی شامل ہوں گے ۔ بعد میں انہوں نے اس میں یہ ترمیم پیش کی کہ ہندوستانی علاقے میں کم سے کم ۱۸ ہزار اور پاکستانی علاقے میں کم از کم ۶ ہزار فوج رکھی جائے لیکن ہندوستان نے اس میں سے کوئی تجویز بھی نہ مانی ۔ پاکستانی رویہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گراہم نے لکھا ہے کہ سلامتی کونسل کے کمیشن کے سامنے مسٹر پاکستان نے انخلائے افواج کے بارے میں جو پروگرام پیش کیا تھا پاکستان اس پر عمل کرنے کے لئے تیار تھا اور خود میں نے ۱۶ جولائی کو جو تجاویز پیش کیں پاکستان نے انہیں بھی ماننے پر آمادگی ظاہر کی ۔ بر خلاف اس کے ہندوستان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی رضامند نہ ہوا ۔ پاکستان نے ہندوستان کے اس نقطہ نظر کو تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر دیا کہ آئینی طور پر کشمیر کے دفاع کا ہندوستان ذمہ دار ہے ۔ پاکستان نے کہا جہاں تک دفاع کا سوال ہے بالکل یہی خدشات آزاد کشمیر کیلئے بھی موجود ہیں ۔ اصل سوال یہ ہے کہ فوج میں رکھنے میں فریقین میں سے کسی کو ایسی پوزیشن نہیں ملنی چاہیے کہ وہ رائے شماری پر اثر ڈال سکے ۔

ڈاکٹر گراہم کی اس تجویز کے بارے میں کہ ہندوستان کی طرف ۱۸ ہزار فوج اور ۶ ہزار ملیشیا رہے ۔ اور پاکستان کی طرف ۶ ہزار فوج اور ۳½ ہزار شمالی سکاؤٹ رہیں پاکستان نے کہا اسطرح ہندوستان کی طرف بہت زیادہ فوج مقیم رہیگی حالانکہ تجویز کردہ تعداد سے بہت ہی کم فوج کے ساتھ مہاراجہ کی حکومت ریاست میں اپنا کام چلا رہی تھی ۔ ان دنوں حالات فوجوں کا تناسب پاکستان کے حق میں غیر منصفانہ ہے ۔ پھر بھی پاکستان تھوڑی بہت تبدیلی کی شرط کے ساتھ ڈاکٹر گراہم کی تجاویز کو ماننے کے لئے تیار تھا ۔ رپورٹ کے خلاصہ سے ظاہر ہے کہ (م)

(م) ڈاکٹر گراہم نے ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی ہے اور اس معاملے کو سلامتی کونسل کے سپرد کر دیا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلعم کا وجود الٰہی تجلیات کے مشاہدے کیلئے ایک آئینہ کی طرح تھا

"چونکہ خدا سے محبت کرنا اور اس کی محبت میں اعلیٰ مقام قرب تک پہنچنا ایک ایسا امر ہے جو کسی غیر کو اس پر اطلاع نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے افعال ظاہر کئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت تمام چیزوں پر خدا کو اختیار کر لیا تھا اور آپ کے ذرہ ذرہ اور رگ اور ریشہ میں خدا کی محبت اور خدا کی عظمت ایسی رچی ہوئی تھی کہ گویا آپ کا وجود خدا کی تجلیات کے پورے مشاہدہ کے لئے ایک آئینہ کی طرح تھا ۔ خدا کی محبت کاملہ کے آثار جس قدر عقل سوچ سکتی ہے وہ تمام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے ۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول صفحہ ۱۸۲-۱۸۴)

پنجاب میں چاول کی بہم رسانی کی نئی سکیم

تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۲۵ ستمبر ۔ حکومت پنجاب نے چاول کی بہم رسانی کی نئی سکیم کا اعلان کر دیا ہے ۔ اس کے تحت چاول کی قیمتیں مقرر کر دی گئی ہیں اور اس کی بہم رسانی اور نقل و حرکت پر کنٹرول کر دیا گیا ہے ۔ سکیم کے تحت اگلے مہینے کے آخر سے چاول کی مختلف قسموں کی مندرجہ ذیل قیمتیں ہوں گی ۔ باسمتی ۲۰ روپے من چاول ۔ ہنسراج اور مشکن ۱۸ روپے من ۔ باسمتی چاول ۔ ہنسراج اور مشکن کا مونگرا ۱۳ روپے من ۔ دوسرا ٹوٹا ۸ روپے من سفید کنگنی ۶ روپے من ۔ یہ قیمتیں ان لائسنس یافتہ ایجنٹوں یا بیوپاریوں کیلئے ہیں جو ملوں کیلئے چاول خریدیں گے ۔ حکومت پنجاب چاول کا کھاؤ پنجاب کے ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز مقرر کریں گے ۔ چاول کی یہ قیمتیں سارے صوبہ میں ہونگی بعض علاقوں میں ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چاول کی حمل و نقل ممنوع ہوگی ۔ وہ اضلاع یہ ہیں ۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ ۔ سیالکوٹ ۔ منٹگمری ۔ گجرات ۔ لاہور اور ضلع لائلپور کی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ حویلی ۔ ٹانوالہ ۔

بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے تحت

صنعت کی بنیادی تربیت کا انتظام

لاہور ۲۵ ستمبر ۔ بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے "صنعت کی تربیت" کے ماہر مسٹر جی جے ہیرولڈ جیمز کو پاکستان مسل سے لاہور آ رہے ہیں ۔ وہ یہاں تربیت دینے کا عارضی مرکز قائم کریں گے ۔ جس میں مختلف مضامین کی بنیادی تربیت دی جائے گی ۔ توقع ہے کہ صنعتی انجمنیں اور دیگر ادارے اپنے موزوں ملازموں کو اس مرکز میں تربیت دلانے کیلئے نامزد کریں گے ۔

تیل نکالنے والے علاقوں میں لوگوں کے داخلے پر پابندی

طہران ۲۵ ستمبر ۔ ایرانی جنرل سٹاف نے تیل کے ان علاقوں میں جہاں تیل نکالنے کا کام ہو رہا ہے ایسے تمام لوگوں کو داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے جو ان علاقوں میں نہیں رہتے ہیں ۔

لبنان میں نئی حکومت کی تشکیل

بیروت ۲۵ ستمبر ۔ لبنان کے نئے صدر کامل شمعون نے عبد اللہ الیافی کو نئی حکومت بنانے کو کہا ہے ۔

ہانگ کانگ ۲۵ ستمبر ۔ آج ہانگ کانگ کے قریب چین کے ساحلی توپ خانہ نے برطانیہ کے دو تباہ کن جہازوں پر گولہ باری کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ!

ھُوَ النَّاصِرُ

۵ ر اکتوبر — یومِ تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کے وعدوں کی وصولی کی رفتار بفضلہ تعالیٰ گذشتہ سال کی نسبت امسال زیادہ ہے۔ لیکن مجموعی طور پر ابھی بہت سی رقم قابلِ وصول باقی ہے۔ چونکہ سالِ نَو کی تحریک میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ اس لئے وصولی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ۵ ر اکتوبر یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ گذشتہ سال یوم تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس نے جو ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اُن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے تعمیل کی درخواست ہے:۔

(۱) یہ جلسے اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے وعدے ادا نہ کئے ہوں۔ انہیں کہا جائے کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے تو کب ادا کرو گے؟ اگر تم نے ابھی وعدہ نہیں کیا یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو۔ اس وعدہ کو ادا کرو۔

(۲) چاہیئے کہ جماعت کے دوستوں کو بُلا کر اُن سے پوچھا جائے کہ وعدے کب ادا کرینگے؟ دس دن کے بعد ادا کرینگے یا پندرہ دن کے بعد ادا کرینگے اگر وہ کہیں کہ ہمیں تکلیف ہے تو اُنہیں کہا جائے کہ تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے اگر پہلے سے اسطرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔

(۳) چاہیئے کہ گروپ بنائے جائیں۔ اور خدام کو اِس کام پر لگا کر لسٹیں بنائی جائیں۔ اور کہا جائے کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ ہے۔ نو ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے۔ اب اسے ادا کرو ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اِن ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی حالات کے مناسب پروگرام طے فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت کا ایک بھی وعدہ قابلِ ادا باقی نہ رہے۔

۵ ر اکتوبر آپ کے لئے ثواب حاصل کرنے کا بہت بڑا موقع ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اُس دن اپنے سارے وقت کو اس غرض کے لئے وقف کر دیں کہ ہر دوست سے اس کا وعدہ وصول کرنا ہے۔ تا تحریکِ جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کا جو کام جاری ہے۔ اس میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

خطبہ جمعہ ۳۱

زندہ قوموں کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسکے نوجوان اپنے بڑوں کے قائم مقام بننے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں

خدائی جماعتوں کو ہمیشہ یہ مدِ نظر رکھنا چاہیئے کہ اُن کے اندر زندگی کی رُوح موجود رہے۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ :۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

پچھلے ہفتہ سے یعنی جمعرات کے دن سے یا شائد بدھ کے دن سے پھر مجھ پر

نقرس کا حملہ !

ہُوا۔ جس کی وجہ سے میں نمازوں میں نہیں آ سکا۔ لیکن کل سے خدا تعالےٰ کے فضل سے درد سے افاقہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے بیان کیا تھا اس دفعہ نقرس کے حملے پہلے حملوں کے مقابلہ میں بہت ہلکے ہوئے ہیں۔ یہ حملہ بھی اتنا تو تھا کہ میں باہر نہیں جا سکتا تھا۔ سیڑھیاں اتر چڑھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی جو پہلے حملے ہوتے رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اس کی کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ وہ بہت زیادہ شدید ہوتے تھے اور بسا اوقات میں بستر پر کروٹ بھی خود بدل نہیں سکتا تھا۔ لیکن موجودہ حملہ میں میں برآمدہ میں بیٹھ کر ملاقاتیں بھی کر لیتا تھا۔ پیشاب پاخانہ کے لئے بھی جا سکتا تھا۔ اور ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں بھی آ جا سکتا تھا۔ صرف نیچے اوپر آنا یا زیادہ دیر تک پاؤں لٹکا کر بیٹھنا یا کھڑے ہونا مشکل تھا۔ اس دوران میں

ایک تکلیف میرے بازو میں

بھی ہوئی جس کی وجہ سے دوستوں کو بھی تکلیف ہوئی اور کچھ غلط فہمی بھی ہوئی۔ گو ایک لحاظ سے وہ غلط فہمی بھی نہیں تھی۔ بہت سی چیزیں سرحد پر ہوتی ہیں۔ ذرا ادھر ہو جائیں۔ تو اور شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ذرا ادھر ہو جائیں تو اور شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ بہرحال پچھلے چند دنوں میں میرے ہاتھ میں یکدم ایسی حالت پیدا ہو گئی۔ کہ اعصاب شل ہو جاتے تھے۔ اس کا ہلانا مشکل ہو جاتا تھا۔ انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتی تھیں۔ اور بازو میں بے حسی پیدا ہو جاتی تھی۔ گویا جو

ابتدائی حالتیں

بعض قسم کے فالجوں میں پائی جاتی ہیں ویسی ہی حالت پیدا ہو گئی۔ فالج دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہوتے ہیں۔ جو یکدم گرتے ہیں۔ اور ایک سیکنڈ میں انسان کو بیکار کر دیتے ہیں۔ اور

بعض فالج

ایسے ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ حملہ کرتے ہوئے انسانی جسم میں قائم ہوتے ہیں۔ ان کا نام ہی طب میں "آہستگی سے بڑھنے والے فالج" رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض دوستوں میں جنہوں نے طب نہیں پڑھی۔ اور جو صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ کہ فالج میں انسانی جسم کا ایک حصہ یا دھڑ مارا جاتا ہے۔ بے چینی پیدا ہوئی اور انہوں نے فکر اور تشویش کا اظہار کیا۔ اس مرض سے بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کچھ افاقہ ہے۔ لیکن ابھی وہ ہاتھ مجھے محسوس ہوتا ہے۔

تندرست حصہ کی علامت

یہ ہوتی ہے کہ وہ حصہ انسان کو محسوس نہیں ہوتا مثلاً ہر ایک کا ناک ہے مگر کسی کو محسوس نہیں ہوتا کہ اس کے منہ پر ناک ہے۔ لیکن جب اسے نزلہ ہوتا ہے تب اسے محسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ اس کے منہ پر ناک بھی ہے۔ آنکھ ہر انسان کی ہے۔ لیکن کسی کو محسوس نہیں ہوتی۔ کہ اس کی دو آنکھیں ہیں۔ لیکن جب اس کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں۔ تب اسے محسوس ہوتا ہے کہ میری آنکھیں بھی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک کا سر ہے۔ مگر کسی کو محسوس نہیں ہوتا کہ اس کا سر ہے لیکن جب اسے سر درد ہوتا ہے۔ تب اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا ایک سر بھی ہے۔ غرض طبیب

بیماری کی بڑی علامت

یہی بتاتے ہیں کہ بیمار عضو کا انفرادی احساس ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح گو اب مرض میں افاقہ ہے۔ مگر دائیں بازو کا مجھے الگ احساس نہیں ہو رہا۔ لیکن بایاں بازو الگ محسوس ہو رہا ہے۔ اور وہ ہاتھ تھکا ہُوا اور بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال جو شدت کی تکلیف شروع ہوئی تھی۔ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے رک گئی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ایک پہلے خطبہ میں بھی بتایا تھا۔

حقیقت تو یہ ہے۔

کہ عمروں کے ضعف کے ساتھ ساتھ بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں۔ اور جہاں دو باتیں جمع ہو جائیں یعنی انسان کی عمر بھی انحطاط کی طرف جا رہی ہو۔ اور پھر دشمن سے مقابلے بھی بڑھ جائیں وہاں دماغی کوفت اور جسمانی کوفت بھی انسان کے لئے زیادہ مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ بہرحال ہر ایک انسان نے جو پیدا ہوا مرنا ہے۔ اور زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے۔ کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے

بڑوں کے قائم مقام

بن جائیں جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی۔ اور جس قوم کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو۔ اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ خواہ کتنا ہی زور لگا لو۔ وہ قوم ضرور مر جائے گی۔ لیکن جس قوم میں یہ خوبی موجود ہو کہ اس کے نوجوان ہمتوں والے ہوں۔ بلند ارادوں والے ہوں۔ صحیح کام کرنے والے ہوں۔ اچھی نیتیں رکھنے والے ہوں تو وہ مرتی نہیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور خواہ کوئی بھی اسے مٹانا چاہے مٹا نہیں سکتا۔ ایک دفعہ

ایک عباسی بادشاہ

نے اپنے دو لڑکے ایک بڑے امام کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھائے اس امام کا اتنا رعب تھا۔ اور اس نے اپنی قابلیت کا اتنا سکّہ بٹھایا ہُوا تھا کہ ایک دن جب بادشاہ اس کی ملاقات کے لئے گیا اور امام اس کے استقبال کے لئے اٹھا تو دونوں شہزادے دوڑے کہ وہ اپنے امام کی جوتی اس کے آگے رکھیں ایک کی خواہش تھی کہ میں جوتی رکھوں اور دوسرے کی خواہش تھی کہ میں جوتی رکھوں۔ بادشاہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ تیرے جیسا آدمی کبھی مر نہیں سکتا۔ یعنی جس نے اپنی روحانی اور علمی اولاد کے دل میں اتنا جوشِ اخلاص پیدا کر دیا ہے اور اتنی علم کی قدر پیدا کر دی ہے۔ اس نے کیا مرنا ہے۔ وہ مرے گا تو اور لوگ اس کی جگہ لے لینگے غرض بے ساختہ بادشاہ کے مونہہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ایسا آدمی مر نہیں سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان تو مرتے چلے آئے ہیں اور مرتے چلے جائیں گے۔ قوموں کے لئے

دیکھنے والی بات

یہ ہوتی ہے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہیں۔ تو ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نیکیوں کا ایک تسلسل قائم کر دیں۔

آدم کے متعلق خدا تعالےٰ نے یہی بات قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ اس نے ایک تسلسل قائم کر دیا فرماتا ہے۔ خلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً و نساءً۔ آدمؑ کا کیا کمال تھا۔ آدمؑ کا یہی کمال تھا کہ وہ صرف ایک مرد اور ایک عورت تھے۔ مگر پھر بث منہا رجالاً کثیراً و نساءً آگے نسل در نسل پیدا ہوئی اور مرد اور عورت اتنی کثرت سے ہوئے کہ یا تو کوئی زمانہ اس دنیا پر ایسا گزرا ہے جب فلسفیوں اور سائنسدانوں کا سب سے بڑا قابلِ غور مسئلہ یہ ہوا کرتا تھا کہ اس دنیا کو آباد کس طرح کیا جائے اور یا اب وہی دنیا ہے مگر اب فلسفیوں اور سائنس دانوں کے نزدیک

سب سے بڑا سوال

جو حل کرنے کے قابل ہے یہ ہے کہ اس دنیا کی آبادی کو روٹی کہاں سے کھلائی جائے۔ آج سے دو یا چار ہزار سال پہلے کمیونزم کسی ملک میں پنپ نہیں سکتا تھا لیکن اب کہتے ہیں اس کا مال چھینو اور اسکو دو اس کا چھینو اور اس کو دو۔ دس ایکڑ زمین جس کے پاس ہے اس سے لے کر دو دو ایکڑ اوروں میں تقسیم کر دو۔ لیکن جب دنیا میں کسی جگہ صرف پانچ گھر تھے۔ اور پچاس ہزار ایکڑ زمین ان کے اردگرد فارغ پڑی تھی اس وقت اگر کوئی کمیونزم کی بات کرتا۔ تو پاگل سمجھا جاتا اور ہر شخص کہتا کہ اسکی پانچ ایکڑ زمین کیوں چھینتے ہو۔ پچاس ہزار ایکڑ زمین جو فارغ پڑی ہے اس پر قبضہ کیوں نہیں کرتے۔ پس کمیونزم محض اس زمانہ کی پیداوارش ہے۔ ہمیشہ کے لئے قانون نہیں ہو سکتا

یہی فرق ہوتا ہے

مذہب اور غیر مذہب میں۔ مذہب کے علاوہ جس قدر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ صرف مقامی اور وقتی ہوتے ہیں۔ لیکن مذہب ایک دائمی صداقت ہوتا ہے تم کسی زمانہ میں بھی اسلام کو لے جاؤ۔ اس پر ہمیشہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کئی دَور ایسے آئیں گے۔ جن میں کمیونزم نہیں چل سکتا۔ کئی دَور ایسے آئیں گے جن میں سوشلزم نہیں چل سکتا۔ کئی دَور ایسے آئیں گے جن میں کیپٹل ازم نہیں چل سکتا۔ جب کبھی ملک کی آبادی بڑھ جائے گی اور دولت گھٹ جائے گی۔ کیپٹل ازم کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب ملک کی آبادی کم ہو جائے گی اور ذرائع دولت بڑھ جائیں گے۔ اس وقت کمیونزم کبھی قائم نہیں رہ سکتا جب ملک کی آبادی کم ہو جائے گی تو کسی سے چھیننے کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ ہر شخص کہے گا کہ جاؤ اور زمینوں پر قبضہ کر لو۔ اور جب ملک کی آبادی بڑھ جائے گی۔ تو پھر

کیپٹل ازم

قائم نہیں رہ سکتا یہ سارے کے سارے سوالات ملک کی آبادی کی کمی یا زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں تم آبادی کو کم کر دو لازماً کیپٹل ازم قائم ہو جائیگا اور لوگ منتیں کریں گے کہ تم زمینوں کو سنبھالو ہمیں تو جتنی ضرورت تھی ہم نے لے لی ہے۔ لیکن جب آبادی بڑھ جائے گی۔ تو وہی آدمی جن کے دادا پردادا کہہ رہے تھے کہ زمینیں سنبھالو ہمیں اس کی ضرورت نہیں وہی شور مچانے لگ جائیں گے کہ تمہارے پاس سو ایکڑ زمین ہے دس دس ایکڑ ہمیں دے دو۔ پس یہ محض حالات بدلنے کے نتائج اور مجبوریاں ہیں لیکن مذہب ایسی چیز ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہتی ہے اور یہ تمام چیزیں اسی نکتہ کے ساتھ وابستہ ہیں کہ

انسان کی نسل

آگے ترقی کرتی اور بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح جو سچی قومیں ہوتی ہیں وہ بھی آدمؑ کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اور ان کی کامیابی کا طریق بھی یہی ہوتا ہے کہ ان میں نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر اور پیدا ہوتی ہیں پھر اور پیدا ہوتی ہیں اور وہ اس معیارِ ایمان اور معیارِ تقویٰ کو قائم رکھتی ہیں۔ جس کو قائم رکھنا خدا تعالےٰ کا منشاء ہے اور جس معیارِ ایمان اور معیارِ تقوےٰ کے قیام کے لئے خدا تعالےٰ کے انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔ پس ہمیشہ ہی خدائی جماعتوں اور خدائی سلسلوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پیدا ہو۔ ان کے اندر ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے والے اور تقوےٰ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں۔

دھڑے بازی کی عادت

ان میں نہ ہو وہ قضاء کے مقام پر پورے اترنے والے ہوں اور دوسروں کا حق دینے کے معاملہ میں نہ دشمنی ان کے راستہ میں روک ہو نہ دوستی ان میں جنبہ داری کا مادہ پیدا کرنے والی ہو۔ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھے تو وہ یہ نہ دیکھیں کہ ہماری دوستیاں کن لوگوں سے ہیں اور ہمارے اس جواب کا اثر ان پر کیا پڑے گا۔ بلکہ وہ صرف یہ دیکھیں کہ خدا اور اسکے رسول نے کیا کہا ہے اور قرآن میں کیا لکھا ہے۔ جب ایسے آدمی کسی قوم میں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر وہ قوم آدمیوں کی محتاج نہیں رہتی بلکہ براہ راست خدائی نصرت کے نیچے آجاتی ہے کسی انسان کی موت سے اسکی موت وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کی بیماری سے اس کی بیماری وابستہ نہیں ہوتی۔ کسی انسان کے فقدان سے اس کا فقدان وابستہ نہیں ہوتا وہ ہر میدان میں اور ہر قسم کے کاموں اور مقابلوں میں قائم رہتی ہے جیتتی ہے اور بڑھتی ہے۔ کیونکہ اسمیں

زندگی کا بیج

ہوتا ہے اور جس میں زندگی کا بیج ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ جس طرح خدا نے جس میں موت کا بیج پیدا کر دیا ہو۔ اسے کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔

امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا انتخاب

ضلعوار نظام کے امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ موجودہ امیر صاحب صوبہ پنجاب (مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا) کی میعاد تقرر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے اور آئندہ امیر صاحب کا انتخاب تین سال کے لئے زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۸ ستمبر کو بروز اتوار ۹ بجے صبح بمقام ربوہ مسجد مبارک میں ہوگا۔ لہٰذا ضلعوار امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس انتخاب کے لئے ۲۷ ستمبر کی شام کو یا ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے صبح تک ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ تاکہ ۹ بجے جلسہ انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی امراء صاحبان کے ساتھ ضلعوار نظام کے دو۔ دو سکرٹری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی ضلعوار امیر کے ساتھ فی الحال ضلعوار نظام کے سیکرٹریوں کا تقرر نہ ہو تو وہ اپنے طور پر دو ایسے دوستوں کو ہمراہ لیتے آئیں۔ جو سلسلہ کی خدمات کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہوں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی اے۔ بی ایس۔ سی کی تھرڈ ائیر کلاس اور ایم اے ایم ایس سی کا داخلہ ۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباءٗ کو چاہیئے کہ وہ اپنے پرویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلباء کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ائیر میں داخلہ بھی انہی ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن (پرنسپل)

صیغہ نشر و اشاعت کو مضبوط کریں

اس وقت مخالفین احمدیت تحریر و تقریر کے ذریعہ ہمارے خلاف فضاء کو مسموم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اور مقصد براری کے لئے ہر قسم کے ہتھیاروں کو استعمال میں لا رہے ہیں۔ ہفتہ وار "التبلیغ" نے اس زہر کو زائل کرنے میں تریاق کا کام کیا ہے۔ متلاشیان حق کی طرف سے اس ٹریکٹ کے لئے روزانہ مطالبات آرہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کی اشاعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ مگر اس صیغہ کو جماعتوں یا احباب کی طرف سے جو مالی امداد مل رہی ہے وہ اس کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بہت ہی کم ہے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس صیغہ کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرمائیں تا یہ نہایت مفید سلسلہ ٹریکٹ جاری رکھا جا سکے۔

نوٹ:۔ جملہ رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بمد نشر و اشاعت بھجوائی جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

نتیجہ انعامی مقابلہ

الفضل مورخہ ۱۳ر ستمبر میں خدام کو ایک انعامی مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ اس مقابلہ میں مکرم محمد سعید احمد صاحب بی اے زعیم دھرم پورہ اول آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی شاندار کامیابی کو مزید شاندار اور بابرکت کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(خاکسار شبیر احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء

اسلام روحانی اور دنیوی دونوں پہلوؤں پر محیط ہے

جناب م ۔ ج صدیقی صاحب کا ایک مقالہ "عالم اسلام اور پاکستان پر ایک سرسری نظر" کے زیر عنوان روزنامہ تسنیم کی اشاعت ۲۳ ستمبر ۱۹۵۲ء (اصل ۲۲ ستمبر) میں دوسرے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ اس میں جناب نے "اسلام کے متعلق تازہ انکشاف" کی ضمنی سرخی کے تحت مندرجہ ذیل ارشادات تحریر فرمائے ہیں:۔

"اسلامی ریاست کے متعلق یوں تو بہت کچھ سننے میں آتا رہا ہے۔ لیکن ۸ ستمبر کو مولوی تمیز الدین خاں صدر دستور ساز اسمبلی نے باریسال میں تقریر کرتے ہوئے جو تازہ ترین انکشاف کیا ہے۔ وہ نہ صرف حیرت انگیز ہے۔ بلکہ دلچسپ بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک اسلامی ریاست نہ تو صرف دینی ہو سکتی ہے۔ نہ صرف لادینی۔ اس کو لازمی طور پر دینی اور لادینی دونوں ہونا چاہیئے ٹھیک اسی طرح جیسے اسلام محض کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ روحانی اور دنیاوی دونوں ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ...

کہ اس سے بہتر مثال شاید اب اور نہ مل سکے منطق اور دلیل کی بھی غالباً یہی انتہا ہو۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آخر دین اور لادین کے امتزاج سے کیا چیز جنم لے گی۔ غالباً وہی جو بنو عباس نے بغداد میں یا مغلوں نے ہندوستان میں جنم دی تھی۔ اب تک سننے میں تو یہی کچھ آتا رہا ہے کہ ایک شخص یا تو موحد ہو سکتا ہے۔ یا مشرک لیکن دونوں بیک وقت نہیں۔ یا مسلم ہی ہو سکتا ہے یا کافر۔ اسی طرح یہ بھی سمجھا جاتا تھا۔ کہ ریاست یا تو دینی ہو گی یا لادینی۔ لیکن دونوں کا یہ مرکب ظاہر ہے۔ کہ کسی تیسرے نام سے جنم لے گا۔ درحقیقت اس طرح کے جملے ذہنی اور فکری انتشار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پھر یہی نہیں اسی ایک جملے کا پورا تجزیہ کیجیئے۔ ایک طرف یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام محض ایک مذہب کا نام نہیں ہے۔ بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے۔ پھر اسی سانس میں یہ بھی کہہ دیا کہ ایسے لوگوں کی ایک ریاست جن کی زندگی کے ہر پہلو پر اسلام محیط ہو۔ نہ تو دینی ہو گی اور نہ لادینی ایک اعجوبہ ہے۔

یہ لوگ یا تو خود کچھ سوچ سمجھ کر نہیں بولتے یا پھر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جتنے سننے والے ہیں سب بدھو ہیں۔ ان میں سے کسی میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں۔" (روزنامہ تسنیم مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۲ء)

دوسرے شخص کی بات کو صحیح زاویہ سے نہ دیکھے بغیر سمجھنے کی کوشش کرنے اور بغیر تحقیقات کے نتائج اخذ کرنے کی اس سے واضح تر مثال کم ملے گی۔ معلوم نہیں مقالہ نگار نے عمداً ایسا کیا ہے۔ یا ازنجالاً ان سے ایسا ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی تمیز الدین خاں صاحب نے جو بات اپنا مطلب واضح کرنے کے لئے پیش کی تھی۔ اسی بات کو لے کر فاضل مقالہ نگار نے ان پر تمسخر اڑانے کی کوشش کر ڈالی ہے۔ خود بقول مقالہ نگار آپ نے صاف فرمایا ہے کہ

"ٹھیک اسی طرح جیسے اسلام محض کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ روحانی اور دنیاوی دونوں"

لفظ سیکولرزم کو جس کا ترجمہ مقالہ نگار نے غلطی سے لادینی کیا ہے۔ واضح کرنے کے لئے کتنی صاف بات تھی۔ اگر مقالہ نگار صاحب اس لفظ پر سیدھی طرح غور کرتے۔ اور اس کے صحیح معنی معلوم کرنے کے لئے تحقیقات فرماتے۔ تو ان کی سمجھ میں آ جاتا۔ کہ مولوی تمیز الدین خاں صاحب کا اس جملے سے کہ

"ایک اسلامی ریاست نہ صرف دینی (روحانی) ہو سکتی ہے۔ اور نہ صرف لادینی (دنیوی) اس کو لازمی طور پر دینی (روحانی) اور لادینی (دنیوی) . . . . ہونا چاہیئے۔"

کیا مطلب ہے۔ حالانکہ آپ نے اپنی تقریر میں دین اسلام کی جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے وضاحت کر کے اس طرف صریح اشارہ کر دیا تھا۔

سیکولرزم ایک تحریک ہے جو یورپ میں موجودہ عیسائیت کے مقابلہ میں جو عقائد میں عقل کے دخل کو ناجائز سمجھتی ہے۔ اٹھائی گئی تھی۔ اس کی غرض صرف یہ تھی کہ عیسائیت سے الگ ہو کر عقل کے ذریعہ سچائی معلوم کی جائے۔ نہ کہ صرف اندھے عقائد کو سچائی کا درجہ دے دیا جائے۔ یہاں ہم چیمبرز انسائیکلوپیڈیا کے ایک مضمون سے جو سیکولرزم پر لکھا گیا ہے۔ کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں۔ جن سے اس کے صحیح معنی کا تعین ہو جائے گا۔

"سیکولرزم آزاد خیالی کی ایک جدید صورت ہے۔ جس کی غرض مادی ذرائع سے انسانی بہبودی کی تلاش ہے۔ ..... اس کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ جو چیز بنی نوع انسان کے لئے بہترین ہے۔ بنی نوع انسان کے صانع کو ضرور پسند آئے گی۔ اور جو چیز بنی نوع انسان کے لئے بہترین ہے۔ وہ عقل سے متعین کی جا سکتی ہے۔ اور اسی زندگی میں اسی زندگی کے تجربات سے جانچی جا سکتی ہے۔ .... سیکولرزم کی ایک بنیادی غرض یہ ہے۔ کہ عیسائیت سے الگ ہو کر اخلاقی اقدار کا تعین کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اخلاقی اقدار کا مدار عیسائیت پر رہے گا۔ وہ لوگ جو عیسائیت کو نہیں مانتے اخلاقی اقدار کو قبول نہیں کریں گے۔ ....

سیکولرزم کا مدعا ایسے لوگوں کو ایسے اصولوں کا علم دلانا ہے۔ جو ان کی سمجھ اور عقل کو اپیل کر سکیں۔" (جلد ۹ صفحہ ۲۳۴)

ان اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سیکولرزم تعقل کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے اس مادی دنیا میں صرف عقل کے ذریعہ اخلاقی اقدار کا تعین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہ تحریک جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ موجودہ عیسائیت کے غیر معقول عقائد کے بالمقابل اٹھائی گئی تھی۔ اور جس طرح عیسائی ایک طرف اندھے عقائد میں انتہائی صورت پر پہنچ گئے ہیں۔ اسی طرح سیکولرزم نے بھی دوسری طرف انتہائی صورت اختیار کر لی ہے۔ اسلام ان دونوں کے معتدل امتزاج کا نام ہے۔ اور ان حقائق کی روشنی میں جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں۔ مولوی تمیز الدین خاں صاحب کا یہی مطلب ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اسلام موجودہ عیسائیت کی طرح اندھے عقائد کا پلندہ نہیں ہے۔ وہ دین میں عقل کے استعمال کو نہ صرف یہ کہ قبیح نہیں سمجھتا بلکہ مستحسن سمجھتا ہے۔ وہ دنیاوی تجربات اور مشاہدات کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ ان کا مؤید ہے۔ قرآن کریم میں عقل کو ہر موقعہ پر اپیل کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنی ہستی بھی بغیر عقلی دلیل کے نہیں منوانا چاہتا۔ اس لئے یہ کہنا کہ اسلامی حکومت روحانی بھی ہو گی اور دنیوی بھی اجتماع ضدین نہیں بلکہ روحانیت اور عقل کے معتدل امتزاج کی طرف اشارہ ہے۔ جو اسلام کا تمام موجودہ ادیان سے مابہ الامتیاز ہے۔

خدام الاحمدیہ ــــــ تربیتی کورس ۱۹۵۲ء

۱۴ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

مجالس کو اس سے قبل بذریعہ اخبار اور بذریعہ گشتی خطوط اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ اس مرتبہ تربیتی کلاس سالانہ اجتماع کے بعد کی بجائے متّصل شروع ہو گی۔ مجالس اس کے لئے ایسے خدام بھجوائیں جو مرکز سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے مقام پر جا کر دوسروں کو بھی تربیت دے سکیں۔

یہ کلاس کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے نصاب کا تعین اور اساتذہ کا تقرر خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ انہیں ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنی آمد کی اطلاع دینی چاہیئے۔ اس طرح مجالس کی طرف سے اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء تک دفتر مرکزیہ میں آ جانے چاہئیں۔ "تا ان کے لئے مناسب انتظام ہو سکے۔ آنے والے خدام کم از کم مڈل پاس ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں۔ اور اردو لکھ سکتے ہوں۔ اپنے ساتھ آٹھ عدد کاپیاں نصف دستہ والی۔ قلم یا پنسل ۔ نکر ۔ بنیان ۔ کینوس شوز اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

جن مجالس کی طرف سے سالانہ اجتماع کا چندہ پوری شرح کے ساتھ سو فی صدی ادا ہو جائے گا۔ ان کے نمائندہ سے اس کلاس کے اخراجات نہیں لئے جائیں گے۔ بقیہ مجالس کی طرف سے فی نمائندہ مبلغ بیس روپے برائے اخراجات آنا ضروری ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ورزشی مقابلے ــــــ سالانہ اجتماع

مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی فہرست بھجوا دیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔ کبڈی ۔ رسہ کشی ۔ کلائی پکڑنا ۔ کشتی ۔ گولہ پھینکنا ۔ سو گز کی دوڑ ۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ ذہانت ۔ عام معلومات کا پرچہ ۔ پیغام رسانی ۔ مشاہدہ معاینہ۔

جن جن مجالس کی طرف سے خدام اجتماع کے موقعہ پر ان مقابلوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ تفصیل کے ساتھ اس کی اطلاع مرکز میں جلد تر بھجوا دیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

جن احباب نے میری طویل اور سخت علالت کے دوران میں میری عیادت کی یا خطوط کے ذریعہ خیریت دریافت کی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ کرم میری کامل صحتیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کوکب ایوانی نوال کوٹ لاہور۔

(۲) بندہ کی والدہ صاحبہ ۱۲/۹/۵۲ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مرزا نذیر احمد بیگ آڈیٹر سی ۔ ایم ۔ اے راولپنڈی ۔ (۳) میری لڑکی دو ہفتہ سے ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
عبد الرحیم خاں کاٹھ گڑھی۔

شذرات

صریح جھوٹ

آزاد لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کے اس سیاسی موقف پاکستان پر خود مسلمانوں میں اختلاف تھا ملت کا ایک مختصر گروہ اور چند جماعتیں اسے ملت کے مصائب کا بہترین حل نہ سمجھتی تھیں"

ان جماعتوں میں مجلس احرار ۔ جمعیت العلماء خاکسار جماعت کے علاوہ قادیانی پارٹی بھی شامل تھی۔" (۱۱ ستمبر ۵۲ء)

یہ دعویٰ کس قدر صداقت پر مبنی ہے؟ اس کے فیصلہ کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ پڑھئے۔ جو آپ نے قیام پاکستان سے قبل فرمائے تھے:-

"ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں ۔ کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے ۔ اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے ۔ تو یہ ہمارے لئے موجب رحمت ہوگا" (الفضل ۹ مئی ۴۷ء)

کیا جماعت احمدیہ کو مجلس احرار اور خاکسار یا جمعیۃ العلماء کے ساتھ ذکر کرکے یہ ظاہر کرنا ۔ کہ گویا ہم بھی آخر وقت تک پاکستان کے مخالف رہے ۔ صریح جھوٹ نہیں؟؟

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

آزاد نے قیام پاکستان سے قبل بھی لکھا تھا:-

"ان لوگوں کو شرم نہیں آتی ۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں ۔... سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو شروع سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے ۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ۔ ایک سپیرا ہے"

(۹ ، نومبر ۱۹۴۶ء)

اور آج بھی کہہ رہا ہے :-

"احرار اور علماء چند سیاسی نوعیت کے خدشات کی بناء پر اس نظریے سے اختلاف رکھتے تھے ...... اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کے بہت سے خدشات حقیقت بنکر ملت کو اذیت پہونچا رہے ہیں ۔ (۱۱ ستمبر ۵۲ء)

معلوم ہوا ہے کہ احراری ۱۹۴۶ء کی طرح ۵۲ء میں بھی پاکستان کو خونخوار سانپ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ کو سپیرا سمجھتے ہیں ۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

امر دیگر ہے کہ وہ ان جذبات کی عکاسی کے لئے کارٹون بنانے سے ابھی گریز کرتے ہیں۔

اسلام کے علمبرداروں سے پاکستان خطرہ میں

میکش صاحب نے لکھا ہے کہ ربوہ میں نظامتوں کا قیام اور ایک "امیر المومنین" کا وجود پاکستان کے لئے خطرہ ہیں (آزاد ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء) میکش صاحب ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:-

"متوازی حکومت بنا کر چلنا میرزائیوں کی پرانی عادت ہے۔"

(پاکستان میں مرزائیت صفحہ ۴۸)

گویا برطانوی دور حکومت میں دیگر مسلمان تو انگریزی حکومت کی وفاداری کرتے رہے ۔ اور ہم نے اپنی متوازی حکومت قائم کرلی ۔ اگر یہ صحیح ہے تو جماعت احمدیہ کے اس مجاہدانہ کارنامے سے کون انکار کرسکتا ہے۔

پھر شجاعت و جواں مردی کی انتہا یہ ہے ۔ کہ ہمارے امام (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) نے انگریزی حکومت کو بھی بتا دیا تھا۔

"ہم نے کبھی بھی یہ بات نہیں چھپائی کہ ہم دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ بلکہ ہم کھلے طور پر کہتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت دنیا میں قائم کرکے رہیں گے"۔

پھر امیر المومنین کی حیثیت میں اپنی جماعت کو تاکیدی حکم دیا۔

"جس حد تک وہ اسلامی تعمیر کو مکمل کرسکتے ہیں ۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اسے مکمل کریں ۔ کیونکہ سارے اختیارات تو انہیں حاصل نہیں ۔ اس لئے یہی ہوسکتا ہے کہ جن امور میں حکومت دخل نہیں دیتی ۔ ان میں وہ اسلامی تعلیم کے مطابق فیصلے کریں"۔

(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء)

کیا عجیب بات ہے کہ وہ مرد مجاہد جس نے برطانوی دور میں بھی اسلامی قانون کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے دیا ۔ اس کا وجود میکش صاحب کے نزدیک پاکستان کے لئے خطرہ ہے ۔ کیا واقعی مملکت پاکستان کو اپنے استحکام کے لئے اشتراکیت عیسائیت اور دہریت کی ضرورت ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب امت محمدیہ میں سے نہ تھے؟

"آزاد" لکھتا ہے:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ امت محمدیہ میں بیسیوں دینی فرقے شروع سے موجود رہے ہیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ بسا اوقات اختلافات کے باعث باہم کفر کے فتوے بھی چلتے رہے ۔ لیکن سوائے قادیانیوں کے آج تک کسی اسلامی فرقہ نے کسی شخصیت کو ایمان و کفر کی کسوٹی قرار نہیں دیا ۔ ظاہر ہے کہ اگر امت محمدیہ کے اندر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا کافی نہیں ۔ تو پھر یہ نئی جماعت امت محمدیہ نہیں کہلا سکتی"۔

(۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۸)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنا ایک الہامی پیغام مسلمانوں کو دیتے ہیں۔

"ہم نے آج تمہیں امام بنایا اور سوائے تمہارے طریقوں کے جو تجھے دیا گیا ۔ ایک ہی طریقہ رکھا ہے ۔ لوگوں کو چاہیئے کہ تجھ سے محبت کریں ۔ اور تیری فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھیں ۔ اب آسمانی برکات اس پر نازل نہ ہونگی جو تیرے ساتھ بغض رکھے گا۔ مشرق و مغرب کے لوگ تیری رعیت کردیئے گئے ۔ اور تو ان کا بادشاہ ۔ واقف ہوں تو فائز المرام ہونگے ۔ اگر ناواقف ہوں تو خسارہ میں"۔ (ترجمہ از تفہیمات الٰہیہ)

"آزاد" بتائے کہ کیا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے حلقہ ارادت میں آنے والے مسلمان امت محمدیہ میں سے نہیں تھے؟

"جماعت اسلامی" سے الگ ہونے والے مرتد ہیں

"تسنیم" (۷ ستمبر) نے لکھا ہے کہ مدیر الفضل نے جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونے والوں کو "ارتداد" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۔ ثابت ہوا کہ احمدی لوگ مسلمان کی تعریف میں دیگر مسلمانوں کو شامل کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ اس لئے ہم بھی انہیں اپنی تعریف میں شامل نہیں کرتے۔

جناب مودودی صاحب نے اپنی موجودہ تحریک کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا

"یہ بات ہر شخص کو جو جماعت اسلامی میں آئے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ جو کام اس جماعت کے درپیش ہے وہ کوئی ہلکا اور معمولی کام نہیں اس لئے ہر شخص کو قدم آگے بڑھانے سے پہلے خوب سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ وہ کسی خارزار میں قدم رکھ رہا ہے ۔ یہ وہ راستہ نہیں ہے ۔ جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا یکساں ہو ۔ **یہاں پیچھے ہٹنے کے معنے ارتداد کے ہیں**"۔

(روداد جماعت اسلامی حصہ اول صہ)

کیا مدیر "تسنیم" جواب دیں گے کہ اگر آپ کا قاعدہ صحیح ہے تو کیوں نہ پہلے آپ کو ہی "غیر مسلم اقلیت" قرار دے دیا جائے؟

ربوہ "سازشوں کا چشمہ"

"آزاد" (۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے ۔ جس میں ربوہ کی "سازشوں" کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔

مثلاً "الرحمۃ" کے حوالہ سے ایک خوفناک "سازش" یہ بے نقاب کی ہے کہ

"ربوہ کے معنے بلند مقام یا پہاڑی مقام کے ہیں ۔ یہ نام اس نیک فال کے طور پر رکھا گیا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مقام کو حق و صداقت اور روحانیت کی بلندیوں تک پہونچنے کا ذریعہ بنادے"۔

ایک اور سازش یہ بتائی ہے کہ

"حضور نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں ملکر دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ربوہ کو اشاعت اسلام کا مرکز بنائے"۔

یہ تو فقط دو سازشیں بطور نمونہ عرض کی گئی ہیں ۔ ورنہ بقول "امیر شریعت"

"اس اسی ہزار ایکڑ رقبے کے ایک ایک مربع فٹ میں ہزاروں فتنے مدفون ہیں حکومت اب بھی راتوں رات چھاپہ مارے تو اسے بہت کچھ مل سکتا ہے۔"

(آزاد ۵ رجولائی ۱۹۵۱ء)

اور اب تو "مرزائی" حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ اگر دن کے وقت بھی چھاپہ مارا جائے ۔ تو ہر جگہ "حق و صداقت" کی طیارہ شکن توپیں "روحانیت" کے وائرلیس سیٹ اور "اشاعت اسلام" کی بے شمار رائفلیں اور مشین گنیں ہاتھ آسکتی ہیں ۔ اور اسلحہ تو اتنی مقدار میں ہے ۔ کہ پادری زدیمر بھی اسے امریکہ میں بیٹھے دیکھ رہے ہیں؟

ہندوستان میں اردو کو علاقائی زبان قرار دینے کی تحریک

ہر طبقہ کے لوگ اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں

ہندوستان میں اردو کو علاقائی زبان قرار دینے کے لئے جو آئینی جد وجہد جاری ہے۔ اس میں ملک کے ہر طبقہ کے لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے امرتسر کے ممتاز اخبار "سدرشن" نے جس کے مدیر پریاگ ناتھ ستیہ اور ہر کشن لال بھنڈاری ہیں۔ اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ "کون نہیں جانتا کہ ہند کی مشترکہ زبان اردو (ہندوستانی) کو علاقائی زبان قرار دینے کے لئے اردو کی دستخطی مہم جاری ہے۔ یہ ایک آئینی جدوجہد ہے۔ اس کی رہنمائی ملک کے اعلیٰ تعلیمیافتہ محب وطن فرما رہے ہیں۔ اس تحریک میں ہندوستان کے ہر طبقہ کے لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ یو۔ پی کے سب ہی حصوں میں منظم طور پر دستخطی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے کام جاری ہے۔ چنانچہ جولائی کے دوسرے ہفتہ کو اردو ہفتہ منایا گیا۔ اتر پردیش کے ضلعوں تحصیلوں اور حلقوں میں حلقہ انچارج اور کارکن مقرر کئے گئے۔ جلسے کئے گئے۔ اور کوچوں۔ گلیوں اور محلوں میں اس کام کے لئے ہر بڑے اور چھوٹے سے اس کام میں سرگرم حصہ لینے کی درخواست کی گئی۔ اور ان سے مادر اردو کے لئے عملی تعاون کے وعدے لئے گئے۔ اور زیادہ سے زیادہ دستخط حاصل کروانے کے حلف اٹھائے۔

اس ہفتہ کی کارروائی کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو کے حق میں بہت اچھی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس کے مخلص ہمدرد اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ایثار سے خلوص نیت سے کام کرنے کے لئے ہمہ وقت کمربستہ ہیں۔ اور وہ مادر اردو کے سعادت مند بیٹے ہیں۔ جو ماں کی آبرو سے اپنی زندگی کو کسی حالت میں بھی عزیز نہیں سمجھتے۔

شاید مادر اردو کی آبرو بچانے اور زندگی کے لئے جو بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اتر پردیش کے وزیر تعلیم شری ہرگوبند سنگھ صاحب نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا ہے۔ کہ محدود تعداد کے لڑکوں یا ان کے والدین کی درخواست پر فوراً اردو تعلیم و تدریس کا انتظام ہوگا۔ تعلیمی اداروں کو سرکلر بھیج دیئے گئے ہیں۔ اس پر بھی ہماری سرگرمیاں نہیں ختم نہ ہو جائیں گی۔ ہمیں مادر اردو کو ممتاز مقام اور باعزت بنانے کے لئے دستخطی مہم کو اور تیز رفتاری سے چلانا ہے۔ بیس لاکھ دستخط کے حصول کے لئے اور گرم جوشی سے کام کرنا ہے۔

انجمن ترقی اردو ہند کی ہدایات کے مطابق شہروں قصبوں اور دیہات کے معصوم و پاک باشندوں کے پاس جانا ہے۔ اور مادر اردو کی آبرو اور عزت کے نامی دستخط حاصل کرنے ہیں۔ ان سے مادر اردو کی خدمت کا وعدہ لینا ہے۔ ان سے التجا کرنا ہے۔ کہ وہ سعادت مند بیٹوں کی مانند آزاد ہند میں ماں کی عزت و ممتاز مقام کے لئے اور علاقائی زبان کی تحریک میں حصہ لیں۔

اردو خالص ہندوستانی زبان ہے۔ اردو متحدہ قومیت۔ متحدہ تمدن کی سرمایہ دار اور محافظ ہے۔ اور ہندوستانیوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اس کی سرشت میں میل ملاپ ہے۔ خلوص۔ محبت۔ رواداری کی آئینہ دار ہے۔ ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں اس کے سپوتوں نے باہمی اتحاد و باہمی اعتماد کا ثبوت دیتے ہوئے قربانیاں دی تھیں۔ اس کے مایۂ ناز سپوت اور محب وطن شاعر ہند کے تاجدار بہادر شاہ ظفر نے وطن کی آزادی کی خاطر سلطنت اور جان کی بازی لگا دی۔ اور قید...... کاش کہ آج دیش پتا مہاتما گاندھی زندہ ہوتے۔ جو ہندوستانی اردو کی اہمیت سے کماحقہ واقف تھے۔ اردو نے محب وطن حکیم حافظ محمد اجمل خاں شید اصوفی۔ انبا پرشاد۔ محمد علی جوہر۔ شوکت علی اشفاق بسمل۔ فلک۔ اقبال۔ سوامی رام تیرتھ مہاتما شہنشاہ ملا رموزی۔ اور مولانا حسرت موہانی ایسے سپوت پیدا کئے۔ بہت کم زبان و ادب کو ایسے جواہر نصیب ہوئے ہیں۔ آؤ اتحاد۔ ایکتا۔ پریم اور آزادی لانے والی مادر اردو کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں۔

زکوٰۃ

نابالغ اور فاتر العقل (مجنون) کے مال پر بھی واجب ہوتی ہے۔ جو اس کا متولی یا سرپرست ادا کریگا۔ اس لئے اس کا بھی خیال رکھا جائے

نظارت بیت المال

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(مینیجر الفضل)

اسلامی بلاک صنعتی اور اقتصادی قوت اور فنی ماہرین کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا

کاکیشیا کے ایک اسلامی ماہنامہ کی رائے

میونخ ۲۵ ستمبر "کاکیشیا" کی محکوم جمہوریتوں کے ترجمان اسلامی ماہانہ جریدہ نے جس کے ایڈیٹر بھی مسلمان ہیں اپنی حالیہ اشاعت میں ان افواہوں پر تبصرہ کیا ہے کہ مصر اور عرب لیگ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے سلسلہ میں اہل مغرب کے ساتھ تعاون کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ جریدہ رقمطراز ہے کہ اسلام ایک مرتبہ پھر "دو بلاکوں" کے درمیان اپنے حالات اور تعلقات کا جائزہ لینے کے مسئلہ سے دوچار ہوگا۔ اس سے قبل عرب لیگ اور بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے اس اصول کی حمایت کی تھی کہ عرب ایشیائی دنیا غیر جانبدار رہ کو بین الاقوامی میدان میں ایک "تیسری طاقت" کی صورت میں جلوہ گر ہو۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد پاکستان کی اسلامی کانگرس میں مختلف ممالک کے ...... مندوبین جن میں روسی مسلمان نمائندے شریک نہیں ہوئے تھے یہ مسئلہ پھر کھڑا کیا گیا تھا۔ یہاں بھی بعض مقررین نے دو بلاکوں کی موجودگی کا اعلان کرتے ہوئے زور دیا تھا۔ کہ ایک اسلامی بلاک بنایا جائے جو نسلی، لسانی اور قومی اختلافات سے بلند تر ہو لیکن ابھی تک ان کوششوں کا نتیجہ ایک "تیسری قوت" کی صورت میں نمودار نہیں ہوا جو امریکی اور روسی بلاکوں کے درمیان آزادانہ حیثیت اختیار کر سکے۔ اس قسم کی طاقت کی تنظیم خیر سگالی کے جذبہ کے علاوہ مضبوط اور آزاد اصولوں پر مبنی ہونی چاہیئے۔ جن میں نہایت اعلیٰ صنعتوں، اقتصادی قوت اور بہت زیادہ فنی ماہرین کی موجودگی بھی لازمی ہے۔ اسلامی دنیا کے پاس ابھی تک یہ چیزیں موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس کے اندر متعدد ایسے زبردست ذرائع مثلاً ایٹمی قوت وغیرہ موجود ہیں جنہیں بروئے کار لانا باقی ہے۔ ان ذرائع کی ترقی مغربی دنیا اور آزاد حکومتوں کے تعاون سے ہو سکتی ہے۔

طیارے فروخت کرنے کے لئے برطانیہ اور امریکہ میں مقابلہ

لندن ۲۵ ستمبر برطانی اور امریکی طیارہ ساز فرمیں جرمنی سے آرڈر حاصل کرنے کے لئے زبردست مقابلے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ کہ ویکرز ویسکاؤنٹ کا چار انجنوں والا ایک طیارہ جس میں ۴۴ مسافر سفر کر سکتے ہیں۔ جرمنی کے بڑے بڑے شہروں میں پرواز کے مظاہرے کر رہا ہے۔ اس کمپنی کے متعدد عہدیدار بھی جرمنی کا دورہ کر چکے ہیں۔ وائیکاؤنٹ طیارے ۱۹۵۵ء سے قبل جرمنی کو سپلائی نہیں کئے جا سکیں گے مگر امریکی فرموں کی بھی یہی حالت ہے۔

مغربی بنگال اور بہار کے درمیان سرحدی تنازعہ

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی بنگال کانگرس نے صوبہ بہار کے ساتھ اپنے سرحدی تنازعہ کو فی الحال ترک کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے بہار سے بعض علاقوں کے مطالبے کے مسئلہ کو مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ مسٹر بی۔ سی رائے کی مراجعت کے بعد پھر پیش کیا جائیگا۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ فیصلہ اندرون ہیں پنڈت نہرو اور بنگال کانگرس کے مندوبین کے درمیان گفتگو کے بعد کیا گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے ان مندوبین کو ہدایت کی تھی کہ وہ بہار کے بعض علاقے طلب کرنے کے لئے اپنی غیر سرکاری قرارداد اجلاس میں پیش نہ کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو دونوں صوبوں کے سرکاری اور کانگرسی نمائندوں کی کانفرنس بلا کر اس جھگڑے کو نپٹانے کی کوشش کریں گے۔ یہ کانفرنس غالباً اس وقت کلکتہ میں منعقد کرائی جائے گی جب آپ نومبر یا دسمبر میں منی پور اور آسام کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ (اسٹار)

ہیلی کاپٹر کی مزید ترقی

نیویارک ۲۵ ستمبر۔ بیل ایئر کرافٹ کارپوریشن کے پائلٹ مسٹر ایلن سمتھ نے ایچ۔ ٹی۔ ۴۷ ہیلی کاپٹر طیارے میں فورٹ ورتھ ٹیکساس سے جھیل نیاگرا تک ۱۲۳۴ میل تک پرواز کی ہے۔

اس قسم کے طیارے میں یہ فاصلہ طے کر کے انہوں نے ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ (اسٹار)

روس اور برما کا کوئی فضائی معاہدہ نہیں ہوا

رنگون ۲۵ ستمبر۔ پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزارت خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ حکومت برما روس کے ساتھ کوئی حفاظتی معاہدہ نہیں کرنا چاہتی۔ کیونکہ برما کی ۲ کوئی بھی برمی فضائی سروس نہیں ہے جو دور دراز ملکوں کو جائے اور نہ ہی حکومت روس نے ہمیں مطلع کیا ہے کہ وہ برما کے ساتھ فضائی سروس جاری کرنا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

ڈاکٹر مصدق برطانیہ کو ایک ہفتے کا نوٹس دیں گے؟

لندن ۲۵ ستمبر۔ تہران کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے امریکی سفیر مسٹر لوائے ہینڈرسن سے بات چیت کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی دھمکی نہ دی جائے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہینڈرسن نے ڈاکٹر مصدق کو یقین دلایا ہے کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تیل کے جھگڑے کے سلسلہ میں پھوٹ نہیں ڈلوا سکتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق برطانیہ کو ایرانی تجاویز قبول کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دیں گے۔ اس کے بعد ایران کی طرف سے مصالحت کی کوئی مزید کوشش نہیں کی جائے گی۔

ڈاکٹر مصدق اس امر پر بھی اصرار جاری رکھیں گے کہ اینگلو ایرانی کمپنی ایران کو ۰۰۰,۰۰۰,۴۹ پونڈ کی رقم جو اس کے ذمہ ہے فوراً ادا کر دے۔

تاہم برطانیہ کی طرف سے یہ امر واضح کیا جا چکا ہے کہ اس رقم کی ادائیگی کا دارومدار ایران کی طرف سے اس ضمنی معاہدے کی توثیق پر تھا جس سے ایران کی تیل کی آمدنی میں معتدبہ اضافہ ہو جاتا۔ لیکن ایران نے یہ موقعہ کھو دیا تھا۔ اس لئے یہ رقم اب نہیں مل سکتی۔ (اسٹار)

پٹ سن کی صنعت معمول پر آجائیگی

گلاسگو ۲۵ ستمبر۔ برطانیہ میں پٹ سن کی صنعت کے ڈنڈی کے صنعت کاروں کو توقع ہے کہ جلد ہی کارخانوں میں پورا وقت کام ہونے لگے گا گذشتہ چند ماہ سے حالات بہتر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ستمبر کے آخر تک ان کے معمول پر آجانے کی توقع ہے (اسٹار)

برطانوی سفیر نے سوڈان کے متعلق نئی تجاویز پیش کر دیں

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ کل قاہرہ میں جنرل نجیب اور برطانوی سفیر سر رلیف سٹیونسن کے درمیان ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں توقع تھی کہ سر رلیف حکومت مصر کو سوڈان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے برطانیہ کی طرف سے کچھ نئی تجاویز پیش کریں گے۔

برطانیہ کی نئی تجاویز کو حتمی تجاویز کا نام نہیں دیا جا رہا۔ کیونکہ جنرل نجیب کے ساتھ حکومت برطانیہ کی اس سلسلہ گفت و شنید میں کافی لچک ہے۔ انہیں غالباً اس وقت تک شائع نہیں کیا جائے گا جب تک کہ مصری حکومت ان کا پوری طرح سے مطالعہ نہ کر لے۔ تاہم مقامی مبصرین کی قیاس آرائی ہے کہ اس ابتدائی تجویز کو ترمیم کر کے دوبارہ پیش کیا جائے گا کہ مصر، برطانیہ اور سوڈان کے ساتھ مل کر اس سال کے آخر میں منعقد ہونے والے مصری انتخابات کی نگرانی کے لئے ایک سہ طاقتی کمیشن مرتب کرے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اگر شاہ کے رسمی خطاب کا مسئلہ کھڑا نہ ہوتا تو شاید مصر اس سے پہلے ہی مجوزہ کمیشن میں شریک ہونے پر آمادہ ہو جاتا۔ اب چونکہ سابق شاہ موجود نہیں اس لئے امید ہے کہ مصر آسانی سے اس میں شامل ہو سکے گا۔ کل کی ملاقات میں برطانیہ کی طرف سے (۲) مشرق وسطیٰ کے دفاعی مسئلہ کو نہیں چھیڑا گیا۔

اب یہ امر حتمی تصور کیا جاتا ہے کہ طرفین میں سے کوئی بھی سوڈان کے مسئلہ کو پیچیدہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ انتخابات کے قریب آجانے کی وجہ سے یہ بہت زیادہ اہم ہے۔ (اسٹار)

قائداعظم پر برطانیہ پرستی کا الزام

ذیل میں ایک خط کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۵ ستمبر میں شائع ہوا ہے

"چند روز ہوئے میں نے "انقلاب" "آزاد" کے مطالبہ پر مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء میں ایک مضمون بعنوان "پاکستان میں متوازی نظام حکومت" جو کہ مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کا لکھا ہوا تھا پڑھا۔ اس میں لکھا تھا "ادھر قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جنہیں عمر بھر مرزائیوں کی منافقانہ سیاست اور چوہدری ظفر اللہ خاں کی پست ذہنیت کے مطالعہ کا موقعہ نہ ملا تھا غالباً انگریزوں کی سفارش پر چوہدری ظفر اللہ خاں کو حکومت پاکستان کا وزیر خارجہ بنا لیا۔ ان کیفیات نے مرزائیوں کے حوصلے بہت بلند کر دیئے"

اس میں لفظ "غالباً" خود اس بات کا ثبوت ہے کہ مضمون نگار کو بھی اپنے لکھے ہوئے الفاظ پر یقین نہیں ہے چونکہ بابائے ملت پر ایک نہایت سخت الزام ہے اس لئے میں مولانا سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا وہ اپنی اطلاع کے ذرائع کو قوم کے سامنے پیش کریں گے؟ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور محض سنی سنائی بات انہوں نے لکھ دی ہے تو پھر کیا میں مولانا میکش سے جو ایک مشہور صحافی ہیں امید کروں کہ وہ ایک سچے مسلمان کی طرح اپنی اس تحریر پر اظہار افسوس کریں گے۔ کیونکہ ان کا یہ مضمون عوام کے دلوں پر یہ اثر ڈالتا ہے کہ گویا قائداعظم مرحوم تمام ... برطانوی کے اشاروں پر چلتے تھے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے

خیامی